شرٹ پر اپنی تصویر پرنٹ کروانا کیسا؟

دارُ الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:PIN-7490 تاریخ: 10-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جشنِ آزادی یعنی 14 اگست کے موقع پر کئی افراد شرٹ پر 14 اگست کے مونوگرام کے ساتھ اپنی یا چھوٹے بچوں کی تصاویر پرنٹ کرواتے ہیں، تو کیا یوں شرٹ پر تصاویر پرنٹ کرنا اور کروانا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

14 اگست کا موقع ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور، بہر صورت شرٹ پر اپنی یا چھوٹے بچوں، بلکہ کسی بھی جاندار کی تصویر پرنٹ کرنا اور کروانا ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کیونکہ بغیر رخصتِ شرعی کسی بھی جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا مطلقاً حرام ہے، احادیثِ طیبہ میں اس پر سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل بروزِ قیامت سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا اور اللہ پاک انہیں اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا، جب تک وہ اس تصویر میں روح نہ ڈال دیں اور وہ ہرگز اس میں روح نہیں ڈال سکیں گے۔“ **نیز جس کپڑے پر جاندار کی تصویر چہرے کے ساتھ موجود ہو اور وہ اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں، تو اعضاء کی تفصیل واضح نظر آئے، تو ایسا لباس پہننا، پہنانا، خریدنا اور بیچنا، سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز بھی مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے، کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی، تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔**

تنبیہ: آزادی یقیناً اللہ جل شانہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے نیک

اعمال (مثلاً فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل، تلاوتِ قرآن، ذکرودرود اور صدقہ وخیرات وغیرہ) بجالا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور آزادی کے نام پر طرح طرح سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے، جس سے بچنا لازم ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون"

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔

(صحیح البخاری، ج2، ص880، مطبوعہ کراچی)

اور حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "کنت عند ابن عباس رضی اللہ عنهما، اذ اتاه رجل فقال: یا ابا عباس! انی انسان انما معیشتی من صنعة یدی وانی اصنع هذه التصاویر، فقال ابن عباس: لا احدثك الا ما سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم، يقول: سمعته يقول: من صور صورة، فان اللہ معذبه، حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ابدا، فربا الرجل ربوة شديدة واصفر وجهه، فقال: ويحك، ان ابيت الا ان تصنع، فعليك بهذا الشجر، كل شیء ليس فيه روح" ترجمہ: میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں تھا، ایک شخص نے آکر عرض کی: میں ایسا شخص ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے، میں یہ تصاویر بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وہی بیان کرتا ہوں، جو میں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس نے (جاندار) کی تصویر بنائی، تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈال دے اور وہ ہرگز اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ پس اس شخص کا سانس پھول گیا اور چہرہ زرد ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیری خرابی ہو، اگر تو تصویر بنانے سے نہیں رکے گا، تو درخت اور اس چیز کی تصویر بنا، جس میں جان نہیں ہوتی۔ **(صحیح البخاری، ج1، ص296، مطبوعہ کراچی)**

ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "قال اصحابنا وغيرهم من العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر، لانه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور

في الاحاديث، سواء صنعه في ثوب او بساط او درهم او دينار او غير ذلك" ترجمہ: ہمارے اصحاب اور دیگر علماء نے فرمایا: جاندار کی تصویر بنانا حرام، شدید حرام اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ اس پر شدید وعید آئی ہے، جو احادیث میں مذکور ہے، برابر ہے کہ یہ تصویر کپڑے پر ہو یا بچھونے پر یا درہم و دینار وغیرہ پر۔

(مرقاۃالمفاتیح، ج7، ص2848، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فوٹو ہو یا دستی تصویر، پوری ہو یا نیم قد، بنانا، بنوانا سب حرام ہے، نیز اس کا عزّت سے رکھنا حرام، اگرچہ نصف قد کی ہو، کہ تصویر فقط چہرہ کا نام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج24، ص568، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ارشاد فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات **کرنا سب ناجائز ہے**، اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج24، ص567، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

04صفر المظفر 1446ھ 10 اگست 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے